

عدالت عظمیٰ رپوس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

اٹڈیا کاربن لمیٹڈ۔ وغیرہ

بنام۔

ریاست آسام

16 جولائی 1997

ایس۔ پی۔ بھروچا اور ایم۔ جگندھاراؤ، جسٹسز
سیلز ٹیکس:

سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1957 - دفعہ 14/2(9) - آسام سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 - دفعہ 35-اے - سنٹرل سیلز ٹیکس کی تاخیر سے ادائیگیوں پر سود کا نفاذ - پیٹرولیم کوک کی بین ریاستی فروخت - مرکزی سیلز ٹیکس کے تابع - سیلز ٹیکس کی ادائیگی میں تاخیر - عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ سیلز ٹیکس کی تاخیر سے ادائیگی پر سود ادا کرنے کا ذمہ دار ہے - مرکزی ایکٹ میں سود کی ادائیگی کے لیے کوئی ٹھوس شق نہیں ہے - ٹیکس دہندہ سود ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے -

اپیل کنندگان پیٹرولیم کوک کے مینوفیکچررز اور فروخت کنندگان تھے جو سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1957 کی دفعہ 14 کے ذریعے اعلان کردہ سامان تھے - اپیل گزار پیٹرولیم کوک پر مرکزی سیلز ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار تھے جو بین ریاستی فروخت کے تابع تھا - سیلز ٹیکس کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے، اپیل گزاروں کو آسام سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کی دفعہ 35-اے کے تحت سود ادا کرنے کی ضرورت تھی - اپیل گزاروں نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کر کے سود کے نفاذ کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ سنٹرل سیلز ایکٹ کی دفعہ 9 (2) کے پہلے حصے میں سود کا کوئی ذکر نہیں ہونے کی وجہ سے وہ سود ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں - عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مرکزی سیلز ٹیکس کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے اپیل گزاروں کے ذریعے سود قابل ادائیگی تھا حالانکہ اس سلسلے میں مرکزی ایکٹ میں کوئی مخصوص شق نہیں کی گئی تھی - اس لیے موجودہ اپیل -

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1.1 سیلز ٹیکس حکام کا یہ مطالبہ کہ اپیل کنندگان آسام سیلز ٹیکس ایکٹ 1947 کی دفعہ 35 (اے) توضیحات کے تحت سنٹرل سیلز ٹیکس کی تاخیر سے ادائیگی پر سود ادا کریں، قانون میں غلط ہے - (9-ای)

(الف)

1.2. سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1957 کی دفعہ 9(2) کسی ریاست کے سیلز ٹیکس حکام کو ڈیپو کے ذریعے قابل ادائیگی سنٹرل سیلز ٹیکس کی ادائیگی کا اندازہ لگانے، دوبارہ جائزہ لینے، جمع کرنے اور نافذ کرنے کا اختیار دیتی ہے گویا کہ یہ ریاستی ایکٹ کے تحت قابل ادائیگی ہے۔ بنیادی قانون جس کا اطلاق ریاستوں کے سیلز ٹیکس حکام کو کرنا چاہیے وہ مرکزی قانون ہے۔ صرف طریقہ کار کے مقاصد کے لیے ریاستی قانون تو ضیعات دستیاب ہیں۔ (9-بی-ڈی)

1.3. دفعہ 9(2) کے آخری حصے میں سود سے متعلق تو ضیعات کو ریاستوں کے سیلز ٹیکس اتھارٹی کے ذریعے صرف اس صورت میں استعمال کیا جاسکتا ہے جب مرکزی ایکٹ سنٹرل سیلز ٹیکس پر ٹیکس اور سود لگانے کے لیے اور صرف اسی حد تک بنیادی التزام کرے۔ سنٹرل ایکٹ میں کوئی ٹھوس شق نہیں ہے جس میں سنٹرل سیلز ٹیکس پر سود کی ادائیگی کی ضرورت ہو۔ اس لیے ریاستی سیلز ٹیکس حکام سنٹرل سیلز ٹیکس کی تاخیر سے ادائیگی پر سود نہیں لے سکتے۔ سود کی ادائیگی کے لیے کیے گئے مطالبات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ (F؛E-D-9)

کھیمبر کا اینڈ کمپنی بمقابلہ ریاست مہاراشٹر، (1975) 3 ایس سی آر 753، پر انحصار کیا۔
جے کے سنٹھکس لمیٹڈ بنام کمرشل ٹیکس آفیسر، (1994) 4 ایس سی سی 276 کا حوالہ دیا گیا۔
دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: 1993 دیوانی اپیل نمبر۔ 67-2156۔
1984 کے سی آر نمبر 505-509/80، 305-307/77، اور 391-394 میں آسام عدالت عالیہ کے مورخہ 15.9.89 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

دیوانی اپیل نمبر۔ 2168-71/93، 7728/95، 7735/95، 7865/95،

9267/95،

آر۔ ایف۔ نرین، ایم۔ ایل۔ لاہوٹی، اشوک صراف اور مسز اے۔ کے۔ ورما ایم/ایس
جے۔ بی۔ ڈی۔ اینڈ کمپنی کے لیے، اپیل گزاروں کے لیے
جواب دہندگان کے لیے ایس۔ اے۔ سید۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس پی بھاروچا، جسٹس۔ یہ اپیلیں گواہی میں عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم پر اعتراض کرتی
ہیں۔ فوری طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اپیل گزاروں کی طرف سے دائرہ درخواستوں کی پہلی سماعت کرنے

والے دو فاضل ججوں کے درمیان کچھ اختلاف ہونے کی وجہ سے چار سوالات تیسرے فاضل جج کے پاس بھیجے گئے تھے اور یہ ان چار سوالات میں سے پہلا سوال ہے جو ان اپیلوں کا تعین کرے گا۔

اس فیصلے کے مقاصد کے لیے مختصر طور پر بیان کردہ حقائق یہ ہیں: اپیل کنندگان پیٹرولیم کوک تیار اور فروخت کرتے ہیں، جو سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت اعلان کردہ سامان ہیں۔ اپیل کنندگان سنٹرل ایکٹ کے تحت ڈیلروں کے طور پر رجسٹرڈ ہیں اور پیٹرولیم کوک پر سنٹرل سیلز ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں جو بین ریاستی فروخت کا موضوع ہے۔ پیٹرولیم کوک کی بین ریاستی فروخت پر مرکزی سیلز ٹیکس کی ادائیگی میں تاخیر ہوئی۔ تشخیص کے سالوں 1974 سے 1980 کے لیے مدعا علیہان کے لیے آسام سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کی دفعہ 35 اے تو ضیعات کے مطلوبہ استعمال میں، اس پر 24 فیصد سالانہ کی شرح سے سود ادا کرنے کی ضرورت تھی۔ رٹ درخواستیں اپیل گزاروں کی طرف سے اس طرح کے سود کے نفاذ کو چیلنج کرتے ہوئے دائر کی گئی تھیں۔

وہ چار سوالات جو تیسرے فاضل جج کے پاس بھیجے گئے تھے، اس طرح پڑھے گئے:

"(1) سنٹرل ایکٹ کے دفعہ 9(2) میں سود کی ادائیگی کا تصور نہیں کیا گیا تھا۔

(2) اگر سود آسام سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کی دفعہ 35 اے کے ذریعے وصول کیا جاتا ہے، جس

میں سالانہ 6 فیصد کی شرح سے کم از کم سود عائد کرنے کا تصور کیا گیا ہے، تو یہ مرکزی ایکٹ کی دفعہ 15 (اے) کی خلاف ورزی ہوگی جس نے اپیل گزاروں سے نمٹائے جانے والے سامان پر قابل ادائیگی ٹیکس کی حد 4 فیصد رکھی ہے۔

(3) آسام سیلز ٹیکس رولز 1947 کے قاعدہ 42 اے میں فراہم کردہ ٹیکس کی رقم پر سود وصول کرنا جائز

نہیں تھا کیونکہ رول 42 اے دفعہ 35 اے سے بالاتر تھا۔

(4) مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 35 اے آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی تھی۔

سنٹرل ایکٹ کا دفعہ 9(2)، جیسا کہ یہ متعلقہ وقت پر تھا، اس طرح پڑھتا ہے:

"9(2) اس ایکٹ کی دیگر دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تابع، حکام کو مناسب

ریاست کے جنرل سیلز ٹیکس قانون کے تحت کسی بھی ٹیکس کا اندازہ لگانے، دوبارہ جائزہ لینے، جمع کرنے اور نافذ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، حکومت بھارت کی جانب سے، اس ایکٹ کے تحت کسی ڈیلر کے ذریعے قابل ادائیگی کسی بھی جرمانے سمیت ٹیکس کی ادائیگی کا جائزہ لیں گے، دوبارہ جائزہ لیں گے، جمع کریں گے اور نافذ کریں گے، گویا اس ایکٹ کے تحت ایسے ڈیلر کے ذریعے قابل ادائیگی ٹیکس یا جرمانہ ریاست کے جنرل سیلز

ٹیکس قانون کے تحت قابل ادائیگی ٹیکس یا جرمانہ ہے۔ اور اس مقصد کے لیے وہ تمام یا کسی بھی ٹیکس کا استعمال کر سکتے ہیں۔ ریاست کے عام سیلز ٹیکس قانون کے تحت ان کے پاس اختیارات ہیں؛ اور اس طرح کے قانون تو ضیعات، بشمول ریٹرن، عارضی تشخیص، ٹیکس کی پیشگی ادائیگی، کسی کاروبار کے منتقلی کا اندراج، اس طرح کے کاروبار کے منتقلی یا جانشین پر کاروبار کرنے والے شخص کی ٹیکس ذمہ داری کا نفاذ، کسی فرم یا بھارت تو غیر منقسم خاندان کی ذمہ داری کی منتقلی، ایسی فرم کے تحلیل یا اس طرح کے خاندان کی تقسیم کی صورت میں ٹیکس ادا کرنے کے لیے، تیسرے فریق سے ٹیکس کی وصولی، اپیل، جائزے، ترمیم، حوالہ جات، رقم واپسی، چھوٹ، جرمانے وصول کرنے یا ادائیگی سے متعلق دفعات۔ سود، جرائم کا مرکب اور ڈیلر کے ذریعہ پیش کردہ دستاویزات کو خفیہ رکھنا، اسی کے مطابق لاگو ہوگا۔

تیسرے فاضل جج کے سامنے یہ دلیل دی کہ مرکزی ایکٹ کی دفعہ 9(2) کے پہلے حصے میں سود کا کوئی ذکر نہ ہونے کی وجہ سے اپیل کنندگان جنگلات کے طور پر سود ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ریلائنس کو کھیم کا اینڈ کمپنی بمقابلہ ریاست مہاراشٹر، (1975) 3 ایس سی آر 753 میں اس عدالت فیصلے پر رکھا گیا تھا۔ تیسرے فاضل جج پہلے سوال پر اپنا قابل دو بھائی ججوں کے نقطہ نظر کو نوٹ کیا اور پایا کہ نتیجہ پر اتفاق رائے تھا، حالانکہ مختلف وجوہات کی بنا پر۔ اس لیے انہوں نے بھی یہی نظریہ اختیار کیا اور کہا کہ مرکزی سیلز ٹیکس کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے اپیل گزار سود ادا کرنے کے قابل ہیں حالانکہ اس سلسلے میں مرکزی ایکٹ میں کوئی مخصوص شق نہیں کی گئی تھی۔

جے کے سنٹھکس لمیٹڈ بنام۔ کمرشل ٹیکس آفیسر، (1994) 4 ایس سی سی 276 میں آئینی بیج کے فیصلے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی، جہاں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کسی قانون میں سود وصول کرنے اور عائد کرنے سے متعلق دفعات بنیادی قانون تو ضیعات ہیں۔ فیصلے کے متعلقہ پیرا گراف کو نکالا جاسکتا ہے۔

16. "یہ اچھی طرح سے جانا جاتا ہے کہ جب کوئی قانون ٹیکس عائد کرتا ہے تو وہ ایک چار جنگ سیکشن ڈال کر ایسا کرتا ہے جس کے ذریعے ذمہ داری پیدا کی جاتی ہے یا طے کی جاتی ہے اور پھر ذمہ داری کو موثر بنانے کے لیے مشینری فراہم کرنے کے لیے آگے بڑھتا ہے۔ اس لیے یہ چار جنگ سیکشن کے ذریعے پہلے سے طے شدہ ذمہ داری کی تشخیص کے لیے مشینری فراہم کرتا ہے، اور پھر ٹیکس کی وصولی اور وصولی کے لیے طریقہ فراہم کرتا ہے، جس میں نادہندگان سے نمٹنے کے لیے تعزیراتی تو ضیعات بھی شامل ہیں۔ تاخیر سے ادا کیوں وغیرہ پر سود وصول کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ عام طور پر ذمہ داری طے کرنے والے عائد کرنی والے دفعہ کی سختی سے تشریح کی جاتی ہے لیکن سخت تشریح کے اس اصول کو مشینری تو ضیعات تک نہیں بڑھایا جاتا

ہے جو کسی دوسرے قانون کی طرح سمجھی جاتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مشینری توضیحات کی اس طرح تشریح کی جانی چاہیے جو قانون کے مقصد کو متاثر کرے اور اسے شکست نہ دے۔ (دیکھیں۔ وٹنی بنام آئی آر سی، سی آئی ٹی بنام مہالی رام راجداس، انڈیا یونائیٹڈ ملز لمیٹڈ بنام کمشنر برائے اضافی منافع ٹیکس، بمبئی اور گر سہائی سیگل بمقابلہ سی آئی ٹی، پنجاب)۔ لیکن یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ وہ شق جس کے ذریعے اتھارٹی کو سود عائد کرنے اور جمع کرنے کا اختیار حاصل ہے، چاہے اسے مشینری توضیحات کا حصہ سمجھا جائے، اس سادہ وجہ سے بنیادی قانون ہے کہ معاہدہ یا استعمال کی عدم موجودگی میں سود قانون کے تحت عائد کیا جاسکتا ہے اور اسے رقم کو غلط طریقے سے حراست میں رکھنے کے نقصانات کے ذریعے وصول نہیں کیا جاسکتا۔ (دیکھیں۔ بنگال ناگپور ریلوے کمپنی لمیٹڈ بنام تنجی راجی اور یونین آف انڈیا بمقابلہ ایل رلیارام)۔ تاہم، مسٹر سین نے دو مقدمات کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی۔ یہاں تک کہ ان معاملات میں بھی، سی آئی ٹی بنام ایم چندر شیکھر اور وسطی صوبے مینگیٹریس کمپنی لمیٹڈ بنام سی آئی ٹی، جس بات پر عدالت نے نشاندہی کی وہ یہ تھی کہ ایسا لگتا ہے کہ تاخیر کی وجہ سے ریونیو کو ہونے والے نقصان کی تلافی کے لیے سود وصول کرنے کا التزام متعارف کرایا گیا تھا۔ لیکن پھر سود ایک قانونی شق کی بنیاد پر وصول کیا جاتا تھا، ہو سکتا ہے کہ اس کا مقصد ٹیکس کی ادائیگی میں تاخیر کے لیے ریونیو کو معاوضہ دینا ہو۔ لیکن اس وجہ سے قطع نظر جس نے مقننہ کو سود وصول کرنے کے لیے مجبور کیا، عدالت کو اسے وہ معنی دینا چاہیے جو استعمال شدہ زبان اور حاصل کیے جانے والے مقصد سے ظاہر ہوتا ہے۔ لہذا، ٹیکس کی تاخیر سے ادائیگی پر سود وصول کرنے یا وصول کرنے کے لیے کسی قانون میں کی گئی کسی بھی شق کو ایک بنیادی قانون کے طور پر سمجھا جانا چاہیے نہ کہ صفت قانون کے طور پر۔ قوانین کی تشریح کے معمول کے اصول کو اس طرح سمجھ کر اور اس کا اطلاق کرتے ہوئے، ہم پاتے ہیں، جیسا کہ ہم نے پہلے اور ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنی کے معاملے میں جسٹس بھگوتی نے نشاندہی کی تھی، کہ اگر ریونیو دلیل کو قبول کر لیا جائے۔ تنازعات کا باعث بنتا ہے اور کچھ بے ضابطگیاں پیدا کرتا ہے جن کا مقننہ کبھی ارادہ نہیں کر سکتا تھا۔"

یہ تجویز مندرجہ بالا سے اخذ کی جاسکتی ہے: ٹیکس کی تاخیر سے ادائیگی پر سود صرف اس صورت میں لگایا اور وصول کیا جاسکتا ہے جب ٹیکس عائد کرنے اور وصول کرنے والا قانون اس سلسلے میں ٹھوس التزام کرتا ہے۔ ہماری توجہ کھیمرا اینڈ کمپنی میں آئینی بیج کے فیصلے کی طرف بھی مدعو کی گئی تھی، جہاں سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 9(2) توضیحات کا تجزیہ کیا گیا تھا۔ رے، چیف جسٹس نے اکثریت کا نظریہ لیتے ہوئے

مشاہدہ کیا:

"سنٹرل ایکٹ کی دفعہ 9(2) سب سے پہلے یہ فراہم کرتی ہے کہ مناسب ریاست کے جنرل سیلز

ٹیکس قانون کے تحت کسی بھی ٹیکس کی ادائیگی کا اندازہ لگانے، دوبارہ جائزہ لینے، جمع کرنے اور نافذ کرنے کے مجاز حکام، حکومت بھارت کی جانب سے، سنٹرل ایکٹ کے تحت کسی ڈیلر کے ذریعے قابل ادائیگی جرمانے سمیت ٹیکس کی ادائیگی کا جائزہ لیں گے، دوبارہ جائزہ لیں گے اور اسے نافذ کریں گے۔ اس طرح ریاستی سیلز ٹیکس حکام حکومت بھارت کے ایجنٹ بنائے جاتے ہیں۔ سنٹرل ایکٹ کے دفعہ 9(2) میں دوسرا اہم حصہ یہ ہے کہ ریاستی حکام ٹیکس کی ادائیگی کا جائزہ لیں گے، دوبارہ جائزہ لیں گے، جمع کریں گے اور نافذ کریں گے جس میں سنٹرل ایکٹ کے تحت ڈیلر کی طرف سے قابل ادائیگی کوئی جرمانہ بھی شامل ہے گویا مرکزی ایکٹ کے تحت ایسے ڈیلر کی طرف سے قابل ادائیگی ٹیکس یا جرمانہ ریاست کے جنرل سیلز ٹیکس قانون کے تحت قابل ادائیگی ٹیکس یا جرمانہ ہے۔ دفعہ کا یہ حصہ ریاستی ایجنسیوں کے کام کے دائرہ کار کا تعین کرتا ہے۔ الفاظ "اس ایکٹ کے تحت ڈیلر کی طرف سے قابل ادائیگی کسی بھی جرمانے سمیت ٹیکس کی ادائیگی کا اندازہ لگانا، دوبارہ جائزہ لینا، جمع کرنا اور نافذ کرنا" کا مطلب یہ ہے کہ ٹیکس کے ساتھ ساتھ جرمانہ صرف مرکزی ایکٹ کے تحت قابل ادائیگی ہے۔

فاضل جج نے کہا؛

"یہ صرف مرکزی قانون کے تحت ڈیلر کے ذریعے قابل ادائیگی ٹیکس کے ساتھ ساتھ جرمانہ بھی ہے جس کا ادائیگی کے سلسلے میں جائزہ لیا جاسکتا ہے، دوبارہ جائزہ لیا جاسکتا ہے، جمع کیا جاسکتا ہے اور نافذ کیا جاسکتا ہے۔ الفاظ "جیسے کہ مرکزی قانون کے تحت ایسے ڈیلر کے ذریعے قابل ادائیگی ٹیکس یا جرمانہ ریاست کے عام سیلز ٹیکس قانون کے تحت قابل ادائیگی ٹیکس یا جرمانہ ہے" کا اصل اور جڑان الفاظ میں ہے جن میں "ٹیکس کی ادائیگی بشمول مرکزی قانون کے تحت ڈیلر کے ذریعے قابل ادائیگی کوئی جرمانہ" شامل ہے۔ جس طرح ریاستی قانون کے تحت ٹیکس قابل ادائیگی اور جمع اور نافذ نہیں کیا جاسکتا، اسی طرح ریاستی قانون کے تحت جرمانے کا اندازہ، جمع اور نافذ نہیں کیا جاسکتا۔

مرکزی ایکٹ کی دفعہ 9(2) میں "اور اس مقصد کے لیے وہ ریاست کے عام سیلز ٹیکس قانون کے تحت اپنے تمام یا کسی بھی اختیارات کا استعمال کر سکتے ہیں" کے الفاظ اہم ہیں۔

الفاظ "اور اس مقصد کے لیے" کا تعلق "اس ایکٹ کے تحت ڈیلر کے ذریعے قابل ادائیگی کسی بھی جرمانے سمیت ٹیکس کی ادائیگی کا جائزہ لینے، دوبارہ جائزہ لینے، جمع کرنے اور نافذ کرنے" سے ہے۔ اس تناظر میں، مرکزی ایکٹ کی دفعہ 9(2) کا آخری حصہ یعنی "اور اس طرح کے قانون تو ضیعات اسی کے مطابق لاگو ہوں گی" کا مطلب ہے کہ ریاستی ایکٹ تو ضیعات مرکزی ایکٹ کے تحت قابل ادائیگی جرمانے

سمیت ٹیکس کی ادائیگی کی تشخیص، دوبارہ تشخیص، وصولی اور نفاذ کے مقصد سے لاگو ہوتی ہیں۔ دفعہ 9(2) کے آخری حصے کے الفاظ۔ "اس کے مطابق" واضح طور پر الفاظ سے متعلق "اور اس مقصد کے لیے لاگو ہوگا جس کے نتیجے میں ریاستی ایکٹ تو ضیعات صرف تشخیص، دوبارہ تشخیص، جمع کرنے اور نفاذ کے مقصد کے لیے لاگو ہوں گی۔ ایجنڈیم جینرس کے نظریے سے پتہ چلتا ہے کہ سنٹرل ایکٹ کے دفعہ 9(2) میں جینس "اس مقصد کے لیے" ہے۔ دوسرے لفظوں میں، جینس تشخیص، دوبارہ تشخیص، جمع کرنا اور ادائیگی کا نفاذ ہے۔ جینس تشخیص، دوبارہ تشخیص، جمع کرنے اور ادائیگی کے نفاذ کے طریقہ کار کے حوالے سے لاگو ہوتا ہے۔ جینس یہ ہے کہ کس سے جمع کرنا ہے اور کس کے خلاف نافذ کرنا ہے۔ یہ واضح ہے کہ ٹیکس کے ساتھ ساتھ جرمانے کی حد مرکزی ایکٹ کے تحت قابل ادائیگی کسی بھی جرمانے سمیت ٹیکس کی ادائیگی کی تشخیص، دوبارہ تشخیص، وصولی اور نفاذ کے حوالے سے ریاستی ایکٹ تو ضیعات کے اطلاق میں انصاف کے اصول سے متاثر نہیں ہوتی ہے۔

رے سی۔ جے نے یہ مؤقف اختیار کرتے ہوئے نتیجہ اخذ کیا کہ ریاستی سیلز ٹیکس ایکٹ میں مقررہ مدت کے اندر سیلز ٹیکس کی عدم ادائیگی پر جرمانہ عائد کرنے کی شق سینٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت ڈیلروں پر جرمانہ عائد کرنے کی طرف راغب نہیں تھی۔ جرمانہ ایک قانونی ذمہ داری تھی۔ مرکزی قانون میں جرمانے کے حوالے سے مخصوص تو ضیعات موجود تھیں۔ مرکزی قانون کے تحت ڈیلروں کے خلاف صرف یہی دفعات دستیاب تھیں۔ ہر ریاستی سیلز ٹیکس ایکٹ میں جرمانے تو ضیعات شامل تھیں۔ کچھ معاملات میں یہ تو ضیعات ریٹرن جمع کرانے میں ناکامی یا اندراج کرنے میں ناکامی کے لیے بھی تھیں۔ یہ تو ضیعات مرکزی ایکٹ کے تحت ڈیلروں پر لاگو نہیں ہو سکتیں کیونکہ مرکزی ایکٹ میں ایسی کوئی تو ضیعات نہیں تھیں۔ فاضل جج نے مزید کہا، "مرکزی قانون ایک خود مختار ضابطہ ہے جو سیکشن چارج کرنے سے ٹیکس کے لیے ذمہ داری پیدا کرتا ہے اور جو دوسرے حصوں کے ذریعے جرمانے کے لیے ذمہ داری پیدا کرتا ہے اور جرمانہ عائد کرتا ہے۔ سنٹرل ایکٹ کی دفعہ 9(2) ریاستی حکام کو قانون کے تحت ڈیلر کے ذریعے قابل ادائیگی ٹیکس اور جرمانے کی تشخیص، دوبارہ تشخیص، وصولی اور نفاذ کے لیے ایجنسیوں کے طور پر تشکیل دیتی ہے۔

"بیگ، جے؛ نے اکثریت کے نقطہ نظر سے اتفاق کرتے ہوئے پایا کہ جرمانے سے متعلق تو ضیعات مرکزی اور ریاستی قوانین میں خصوصی اور مخصوص تو ضیعات تھیں۔" انہوں نے کہا کہ وہ ریاست یا یونین کے عام سیلز ٹیکس قانون کا حصہ نہیں ہیں۔ اگر جرمانوں سے متعلق دفعات، جیسے کہ مرکزی ایکٹ اور ریاستی قوانین میں پائی جانے والی دفعات، واقعی خصوصی تو ضیعات جو ہر قانون میں دیئے گئے خصوصی حالات میں لاگو کی جاسکتی ہیں، تو ہمیں دفعہ 9(2) کے اختتامی حصے میں جرمانوں کے حوالے کی تشریح کرنی چاہیے

تا کہ مرکزی ایکٹ میں خاص طور پر فراہم کردہ جرمانوں سے متعلق خصوصی دفعات سے متعلق ہو۔ فاضل جج نے مزید کہ قانون سازی کا ارادہ دفعہ 9(2) کے اختتامی حصے میں مذکور سزاؤں کو صرف ان سزاؤں تک محدود کرنا تھا جن کا مرکزی ایکٹ میں خاص طور پر ذکر کیا گیا تھا۔

دفعہ 9 کی ذیلی دفعہ (2) اور ذیلی دفعہ (2) اے) میں "سود وصول کرنا یا اس کی ادائیگی" کے الفاظ

1976 میں پس منظر اثر کے ساتھ متعارف کرائے گئے تھے۔ دفعہ 9(2) اے) اس طرح پڑھتی ہے:

"ہر ریاست کے عام سیلز ٹیکس قانون کے جرائم اور جرمانوں سے متعلق تمام تو ضیعات (بشمول کسی

جرم کے لیے قانونی چارہ جوئی کے بدلے یا کسی جرم کے لیے جرمانے یا سزا کے علاوہ لیکن دفعہ 10 اور 10

اے میں فراہم کردہ معاملات سے متعلق تو ضیعات کو چھوڑ کر)، ضروری ترامیم کے ساتھ، اس ریاست میں اس

ایکٹ کے تحت جمع کیے جانے والے کسی بھی ٹیکس کی تشخیص، دوبارہ تشخیص، وصولی اور ادائیگی کے نفاذ کے سلسلے

میں یا اس طرح کی تشخیص، دوبارہ تشخیص، وصولی یا ادائیگی کے نفاذ سے متعلق کسی بھی عمل کے سلسلے میں لاگو ہوں

گی جیسے کہ اس ایکٹ کے تحت ٹیکس اس طرح کے تحت ٹیکس تھا۔ سیلز ٹیکس قانون"۔

دفعہ 9(2) اے) سنٹرل سیلز ٹیکس کی تشخیص، دوبارہ تشخیص، وصولی اور نفاذ پر ریاستی قوانین میں شامل

جرائم اور جرمانوں سے متعلق تو ضیعات کو اس طرح لاگو کرتا ہے جیسے مرکزی سیلز ٹیکس ریاستی سیلز ٹیکس ہو۔ لیکن

دفعہ 9(2) اے) سود کا کوئی حوالہ نہیں دیتی۔

سنٹرل ایکٹ میں کوئی ٹھوس شق نہیں ہے جس میں سنٹرل سیلز ٹیکس پر سود کی ادائیگی کی ضرورت

ہو۔ اس لیے مرکزی قانون میں کوئی ٹھوس شق نہیں ہے جو ٹیکس دہندہ کو مرکزی سیلز ٹیکس کی تاخیر سے ادائیگیوں

پر سود ادا کرنے پر مجبور کرے۔

اب، دفعہ 9(2) میں "سود وصول کرنا یا اس کی ادائیگی" کے الفاظ اس میں پائے جاتے ہیں جسے

اس کا آخری حصہ کہا جاسکتا ہے۔ دفعہ 9(2) کسی ریاست کے سیلز ٹیکس حکام کو کسی ڈیلر کے ذریعے قابل

ادائیگی مرکزی سیلز ٹیکس کا اندازہ لگانے، دوبارہ جائزہ لینے، جمع کرنے اور اسے نافذ کرنے کا اختیار دیتی ہے

گویا کہ یہ ریاستی قانون کے تحت قابل ادائیگی ہو؛ یہ دفعہ 9(2) کا پہلا حصہ ہے۔ اس کے دوسرے حصے تک،

ان حکام کو ریاستی ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنے کا اختیار حاصل ہے اور ریاستی ایکٹ

توضیعات، بشمول سود وصول کرنے اور اس کی ادائیگی سے متعلق دفعات، اسی کے مطابق لاگو ہوتی ہیں۔ کھمبر کا

اینڈ کمپنی کے معاملے میں جو کہا گیا ہے اس کے حوالے سے یہ ماننا ضروری ہے کہ ریاستوں کے سیلز ٹیکس حکام کو

جس بنیادی قانون کا اطلاق کرنا چاہیے وہ مرکزی قانون ہے۔ اس طرح کی درخواست میں، صرف طریقہ کار

کے مقاصد کے لیے، ریاستی ایکٹ تو ضیعات دستیاب ہیں۔ دفعہ 2) کے آخری حصے میں سود سے متعلق التزام کو ریاستوں کے سیلز ٹیکس حکام صرف اس صورت میں استعمال کر سکتے ہیں جب مرکزی ایکٹ مرکزی سیلز ٹیکس پر لیوی اور سود کے چارج کے لیے ایک ٹھوس التزام کرتا ہے اور صرف اسی حد تک۔ مرکزی سیلز ٹیکس پر سود کی ادائیگی کی ضرورت کے لیے مرکزی قانون میں کوئی ٹھوس شق نہ ہونے کی وجہ سے ریاستوں کے سیلز ٹیکس حکام، مرکزی سیلز ٹیکس کی ادائیگی کو جمع کرنے اور نافذ کرنے کے مقصد سے، اس پر سود نہیں لے سکتے۔

پہلے مدعا علیہ کے سیلز ٹیکس حکام کا یہ مطالبہ کہ اپیل گزار ریاستی قانون کی دفعہ 35 (اے) تو ضیعات کے تحت مرکزی سیلز ٹیکس کی تاخیر سے ادائیگیوں پر 24 فیصد فی سال کی شرح سے سود ادا کریں، اس لیے اسے قانون کے لحاظ سے غلط قرار دیا جانا چاہیے۔

اپیلوں کو منظور کیا جاتا ہے۔ اپیل کے تحت فیصلہ اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ جنگلات کے طور پر سود کی ادائیگی کے مطالبات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔
 اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

دیوانی اپیل نمبر۔ 2468-71/93

مذکورہ فیصلے کے بعد، ان اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے اور اپیل کے تحت فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ مرکزی سیلز ٹیکس کی تاخیر سے ادائیگیوں پر سود کی ادائیگی کے لیے اپیل گزاروں سے کیے گئے مطالبات کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

ایس، کے، وی۔ ای

اپیلوں کو منظور کیا جاتا ہے۔